(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ..... يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ (یوسف:۱۰۶)

بہت سے نشانات سے لوگ اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

پیشگوئیاں

تقریر

مولانا جلال الدین صاحب شمس

بر موقعہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۶۱ء

اَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔اِنَّـمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ (یونس ۲۱) یعنی غیب خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے۔اوراس کے سوا اور کوئی عالم الغیب نہیں اوراس کے پوشیدہ بھیدوں اوراس کے اسرار سے کوئی فرد بشر واقف نہیں۔نہ جوتشی، نہ رمّال، نہ فال بین، نہ کوئی اور مخلوق۔ہاں وہی خدا ہے جو اپنے کامل اور مقدس نبیوں اور بزرگ رسولوں کو بعض ایسے اسرارِ غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے جن پر عقلِ انسانی کے ذریعہ اطلاع پانا ممکن نہیں۔

حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک جس قدر انبیاء دنیا میں ظاہر ہوئے سب نے بلا استثناء مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کو جو زبردست پیشگوئیوں پر مشتمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود کی قطعی اور یقینی دلیل اور اپنے من جانب اللہ ہونے کے لئے ایک واضح اور روشن ثبوت کے طور پر پیش کیا۔

لیکن اگر یہ سوال ہو کہ دنیا میں اور کئی لوگ پیشگوئیاں کرنے والے پائے جاتے ہیں جیسے منجم، قیافہ دان، رمّال، جفری، کاہن اور فال بین۔ہاتھ دیکھ کر فال بتانے والے اور بعض جنوں کو اپنے تابع بتانے والے۔بعض مسمریزم اور علم توجہ کے ذریعے خبریں دینے والے۔بعض وقت ان کی باتیں سچی بھی نکل آتی ہیں تو پھر ان پیشگوئیوں اور اولیاء اللہ اور انبیاء کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہئیے کہ ان لوگوں کی پیشگوئیوں اور انبیاء کی پیشگوئیوں میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ایک نمایاں فرق یہ ہوتا ہے کہ اول تو ایسے لوگ صرف ظنی طور پر باتیں کرتے ہیں یقینی اور قطعی علم ان کو نہیں ہوتا۔اوران کی اکثر خبریں سراسر بے اصل، بے بنیاد اور دروغ محض نکلتی ہیں۔

دوسرے اُن کی پیشگوئیوں میں عزت وقبولیت، نصرت اور کامیابی کے انوار نہیں پائے جاتے۔ اور وہ خود محض طالبِ دنیا ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی برکت اور عزت اور نصرت ان کے شاملِ حال نہیں ہوتی۔ مگر انبیاء اور اولیاء صرف نجومیوں کی طرح امورِ غیبیہ کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ ان کی پیشگوئیوں میں قبولیت اور عزت کے انوار آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ان کی پیشگوئیاں نصرتِ الٰہی کی بشارات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کی پیشگوئیاں نجومیوں وغیرہ درماندہ اور عاجز لوگوں کی طرح ہرگز نہیں بلکہ ان میں اپنی عزت اور دشمن کی ذلت اور اپنا اقبال اور دشمن کا ادبار۔ اور اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی۔ اور اپنی فتح اور دشمن کی شکست۔ اور اپنی سراسر دائمی سرسبزی اور دشمن کی تباہی ظاہر کی گئی ہے۔ اور ایسی قادرانہ پیشگوئیاں کرنا جن میں اپنی فتح ونصرت اور اقبال وعزت کی بشارتیں اور دشمن کے زوال اور تباہی کی خبریں دی گئی ہوں انسان کا کام نہیں بلکہ خدا کا کام ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر ایک چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نجومی، رمّال اور فال بین وغیرہ ایسی پیشگوئیاں ہرگز نہیں کر سکتے۔

اولیاء اور انبیاء اور نجومیوں اور جوتشیوں وغیرہ کی پیشگوئیوں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ انبیاء نجومیوں وغیرہ کی طرح کسی خاص فن۔ آلات یا قواعد کے ذریعہ اخبارِ غیبیہ نہیں بتاتے اور نہ غیب دان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، جیسا کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:۔

قُلْ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَیَّ (الانعام:۵۱)

یعنی اے ہمارے رسول! تو یہ اعلان کر دے کہ مجھے یہ دعویٰ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزائن میرے پاس ہیں اور نہ ہی میں غیب کو جانتا ہوں۔ اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں

فرشتہ ہوں ۔ میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے انبیاء کو بعض مصالح کے لحاظ سے بعض امور پیش از وقوع بتلا دیتا ہے تا جس کام کا اس نے ارادہ کیا ہے وہ بوجہ احسن انجام پا جائے ۔ پیشگوئیاں کرنا ان کا اصل مقصد نہیں ہوتا بلکہ وہ کشوف اور الہامات تائیدات الٰہیہ کے باغ کی خوشبوئیں ہیں جو دور سے ہی اس باغ کا وجود بتلاتی ہیں ۔ پس تائیدات الٰہیہ اصل ہیں اور پیشگوئیاں ان کی فرع ۔ اور تائیدات قرص آفتاب کی طرح ہیں اور پیشگوئیاں اس آفتاب کی شعاعیں اور کرنیں ہیں ۔ اور تائیدات کو پیشگوئیوں کے وجود سے یہ فائدہ ہے کہ تا معلوم ہو کہ وہ حقیقت میں خاص تائیدیں ہیں معمولی اتفاق نہیں اور نہ اتفاق پر محمول ہو سکتی ہیں ۔ اور پیشگوئیوں کو تائیدات سے یہ فائدہ ہے کہ اس بزرگ پیوند سے ان کی شان بڑھتی ہے ۔ اور ایک بے مثل خصوصیت ان میں پیدا ہو جاتی ہے جو مؤیدان الٰہی کے غیر میں نہیں پائی جاتی ۔ سو یہی خصوصیت عام پیشگوئیوں اور ان جلیل الشان پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز ٹھہر جاتی ہیں ۔

اس تمہید کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزار ہا پیشگوئیوں میں سے صرف دو پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عزت اور اقبال اور دشمن کی ناکامی و نامرادی اور آپ کی ذریت اور آپ کی جماعت کی ترقی سے متعلق ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک پیشگوئی درحقیقت متعدد پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے ۔

اول پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس دن تک ہوشیار پور میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور تضرع سے دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبولیت کا جامہ

پہناتے ہوئے آپ کو ایک **پسر موعود** کی خبر دی جس کی نسبت فرمایا کہ

''وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''

جو حضرت (۔۔۔۔۔) خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کی فتح اور آپ کے غلبہ اور آپ کے دشمنوں کے تنزل اور انحطاط اور ناکامی و نامرادی اور آپ کی نسل کے بکثرت ہونے اور آپ کے دشمن رشتہ داروں کے مقطوع النسل ہونے کی زبردست پیشگوئیاں فرمائیں۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے آپ کو بشارت دے کر فرمایا:۔

''تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اور اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا''

''تیری ذریت منقطع نہ ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور

ناکامی ونامرادی میں مریں گے۔لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔۔۔۔اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اے منکرو!اور حق کے مخالفو!اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔اگر تم سچے ہو۔اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے'' (تذکرہ ص۱۱۱-۱۱۲ ایڈیشن چہارم ۲۰۰۴ء)

یہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں آپؑ نے شائع فرمائیں۔ نیز ضمیمہ اخبار ''ریاض ہند'' مؤرخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بھی شائع ہوئیں۔

۱۸۸۶ء میں آپ کو نہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا نہ مہدی ہونے کا اور نہ ہی آپ نے ابھی تک بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔اُس وقت آپ ابھی زاویۂ گمنامی میں تھے۔مگر یہ پیشگوئیاں جو امور غیبیہ پر مشتمل تھیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذریت بھی عطا فرمائی جن میں سے مطابق پیشگوئی ہذا کہ ''بعض ان میں سے کم عمری میں فوت ہوں گے'' صاحبزادی عصمت اور بشیر اول اور شوکت اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب اور امتہ النصیر کم عمری میں فوت ہوئے۔اور آپ کے باقی بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد میں اللہ تعالیٰ

نے برکت دی اوراب ان کی تعداد ۲۰۰ نفوس ہے۔

اورآپ کے جدی بھائی جو اس وقت ایک خاصی تعداد میں تھے اور آپ کے دعویٰ الہام کے منکر اور سخت دشمن تھے وہ سب مقطوع النسل ہو گئے اور آئندہ کے لئے ان کی نسل کا خاتمہ ہو گیا۔صرف ان میں سے ایک لڑکے نے رجوع الی الحق کیا اور سلسلہ میں داخل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے مطابق اس پر رحم کیا اور صرف اس کی اولاد چلی۔

اور اس پیشگوئی کے مطابق آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دن بدن ترقی دی اور آپ کے محبوں کے گروہ کو بڑھایا اور آپ کے تمام مخالفوں کو نا کام و نامراد کیا اور آپ کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔اور رحمت کا نشان یعنی **پسرِ موعود** جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اس کے ذریعہ آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچی۔اور منکرین اور مخالفین حق خواہ وہ ہندو مت سے تعلق رکھتے تھے یا عیسائی مذہب سے۔بدھ تھے یا پارسی۔سکھ تھے یا یہودی سب کے سب اپنی قوم سے **نشانِ رحمت کی نظیر** پیش کرنے سے عاجز رہے۔

یہ پیشگوئیاں ایسی پیشگوئیاں ہیں جو ایک لمبے زمانہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔اور ہر نیا دن جو چڑھتا ہے اور ہر نیا مہینہ اور نیا سال جو آتا ہے وہ ان پیشگوئیوں کی صداقت کو الم نشرح اور عالم الغیب خدا کا کلام ہونا ظاہر کرتا ہے۔

دوسری پیشگوئی!

سلسلہ احمدیہؑ کے قیام اور اس کی ترقی سے متعلق

سلسلہ احمدیہ کا ابھی کوئی وجود نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے قیام کی خبر دی۔چنانچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تالیف براہین احمدیہ میں جو دعوٰئے مسیحیت ومہدویت سے کئی سال پہلے شائع ہوئی الہام

''اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ''

کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس الہام میں آدم سے ''وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں، بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلۂ ارشاد وہدایت کا قائم ہوکر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائیگی۔گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے۔اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ایسے وقت میں جب کہ اس سلسلہ کا نام ونشان نہیں'' (تذکرہ ص۵۴ ایڈیشن چہارم)

پس سلسلہ احمدیہ کا وجود خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان ہے کیونکہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس وقت خبر دی جبکہ اس کا نام ونشان نہ تھا۔اور یہ پیشگوئی ایسی بھی نہیں جس کا پہلے سے لوگوں کو علم نہ ہو۔کیونکہ براہین احمدیہ طبع ہوکر مخالف وموافق لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تھی۔اس پیشگوئی کی اشاعت کے کئی سال بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے اس سلسلہ روحانیہ کی بنیاد رکھی اور یہ سلسلہ آہستہ آہستہ پھیلتا گیا۔حتیٰ کہ آج اس کی شاخیں دنیا کے تمام براعظموں میں پائی جاتی ہیں۔پس اے فرزندان احمدیت جو اس وقت اس جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو تم میں سے ہر ایک خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان اور اس پیشگوئی کی صداقت پر ایک زندہ گواہ ہے۔

ترقیٔ سلسلہ سے متعلق پیشگوئیاں

پھر اس سلسلہ روحانیہ کی عظمت اور ترقی اور اس کے اکناف عالم میں پھیلنے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائیں جن میں سے چند یہ ہیں:۔

(ا) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعویٰ سے تقریباً بیس برس پیشتر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بٹالہ کی ایک مجلس مباحثہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے خیالات سن کر اور ان میں کوئی قابل اعتراض بات نہ پا کر محض للہ بحث کو ترک کیا اور اسی رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اس ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:۔

''تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' (تذکرہ ص ۸ ایڈیشن چہارم)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک پرانے مبشر رؤیا کا جو اسی زمانہ کا معلوم ہوتا ہے اپنی کتاب لجۃ النور روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۳۳۹۔۳۴۰ میں ذکر فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ فرماتے ہیں:۔

''میں نے ایک مبشر رؤیا میں مخلص مومنوں اور عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اس ملک کے تھے اور بعض عرب کے اور بعض فارس کے اور بعض شام کے اور بعض روم کے اور بعض ایسے ملکوں کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ مِنْ حَضْرَةِ الْغَيْبِ اَنَّ هٰؤُ لَآءِ يُصَدِّقُوْنَكَ وَيُؤْمِنُوْنَ بِكَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ وَيَدْعُوْنَ لَكَ وَاُعْطِيْكَ بَرَكَاتٍ حَتّٰى يَتَبَرَّكُ الْمُلُوْكُ بِثِيَابِكَ وَاُدْخِلُهُمْ فِى الْمُخْلِصِيْنَ.

یعنی پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آئی کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے۔ اور میں تجھے بہت برکتیں دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں انہیں مخلصوں میں داخل کروں گا۔ یہ وہ رؤیا ہے جو میں نے دیکھی اور یہ وہ الہام ہے جو خدائے علام الغیوب کی

طرف سے مجھے ہوا''

یہ کشف ایک نہایت واضح اور روشن کشف ہے جس میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دنیا کے مختلف ممالک کے رہنے والے لوگ ایمان لائیں گے اور آپ کے روحانی سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ یہ ایک نہایت بزرگ پیشگوئی ہے جو ایسے زمانہ میں کی گئی جبکہ اس سلسلہ کا کوئی وجود نہ تھا۔

(۲)

اسی طرح ۱۸۸۳ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:۔

''میں اپنی چمکار دکھاوں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاوں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا'' (تذکرہ ص ۸۱ ایڈیشن چہارم)

اس الہام میں بھی آپ کی دعوت کی اشاعت کا مقام دنیا کا کوئی خاص علاقہ قرار نہیں دیا بلکہ ساری دنیا قرار دی ہے۔ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ آپ کی دعوت اور آپ کا انذار ہر ملک میں پہنچے گا اور جہاں جہاں لوگ اسے قبول نہ کریں گے اللہ تعالیٰ اپنے زور آور حملوں کے ذریعے آپ کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔

(۳)

اسی طرح ۶ اپریل ۱۸۸۵ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:۔

''یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ''

(تذکرہ ص ۱۰۰ ایڈیشن چہارم)

یعنی تیرے لئے شام کے ابدال اور خدا کے بندے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

''خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔ واللہ اعلم بالصواب''

گویا جس وقت یہ الہام ہوا اس وقت آپ کے تصوّر میں بھی یہ نہیں آسکتا تھا کہ یہ بات کیونکر پوری ہوگی۔

الغرض اس الہام میں بتایا گیا تھا کہ عربی ممالک کے لوگ بھی آپ کے تقدس اور بزرگی کے قائل ہوں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور آپ پر درود بھیجیں گے۔ اور میں اس امر کا خود شاہد ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور شام کے مخلص اور فلسطین وغیرہ کے نیک اور صالح بندے خاکسار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے جو گفتگو کے وقت آپ کے ذکر پر صلوٰۃ اور سلام بھیجتے ہیں اور آپ کے لئیے رو رو کو دعائیں کرتے ہیں۔

(۴)

پھر ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے پیدا ہونے کی بشارت دی اور اس کی ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق یہ بشارت دی:۔

''خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا''

۱۸۹۱ء میں آپ نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں اپنی ایک رؤیا لکھی کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے

(دین حق) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم تھا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے''

(تذکرہ ص ۱۴۷۔۱۴۸)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق وعدہ فرمایا۔

''میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا''   (تذکرہ ص ۱۴۹)

ان الہامات میں یہی پیشگوئی کی گئی ہے کہ دنیا کے کناروں تک سلسلہ احمدیہ کا ذکر پہنچے گا اور ہر ملک کے لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچے گی۔

(۵)

۱۸۹۷ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے الہامات کی بناء پر بطور پیشگوئی فرمایا:۔

''اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔۔۔۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر (دین حق) اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر (دین حق) کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں کے اندر پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب

تدبیروں کو باطل کردے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی‘‘ (تذکرہ ص۲۴۴)

(۶)

اس کے بعد ۱۸۹۸ء میں آپ نے وحی الٰہی کی بناء پر اپنی کتاب ’’لجۃ النور‘‘ میں تحریر فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے

’’کہ میرے رب نے میری طرف وحی کی اور مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری نصرت فرمائے گا یہاں تک کہ میری دعوت اور میرا سلسلہ زمین کے مشارق و مغارب یعنی زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گا‘‘

(۷)

اس کے بعد ۱۹۰۰ء میں اپنی کتاب ’’اربعین‘‘ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ وحیٔ بشارت درج فرمائی:۔

’’اِنِّیْ حَاشِرُ کُلِّ قَوْمٍ یَأْتُوْنَکَ جنباًاِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَکَ تَنْزِیْلٌ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ‘‘ (تذکرہ ص۳۲۰)

یعنی میں ہر ایک قوم سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔میں نے تیرے مکان کو روشن کردیا۔اس لئے ایسے وقت میں کہ جب چاروں طرف دنیا میں روحانی تاریکی پھیلی ہوئی ہے ہر قوم اور ہر ملک کی روحانی روشنی چاہنے والی سعید روحیں تیرے مکان کو روشن دیکھ کر روحانی روشنی حاصل کرنے کے لئے گروہ در گروہ تیرے مکان کا قصد کریں گی۔امریکہ سے بھی لوگ تیرے پاس آئیں گے اور یورپ سے بھی۔افریقہ سے بھی آئیں گے آسٹریلیا سے بھی۔ایشیا

سے بھی آئیں گے اور انڈونیشیا سے بھی۔ چین اور جاپان سے بھی آئیں گے اور روس سے بھی۔ غرضیکہ ہر برّ اعظم اور ہر ملک اور ہر قوم سے اور ہر مذہب کے لوگ تیرے مکان میں آکر فروکش ہوں گے اور روحانی نور سے منور ہوں گے۔ پھر فرمایا یہ پیشگوئی کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اس لئے یہ ضرور ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

(۸)

پھر ۱۹۰۶ء میں آپ نے وحیٔ الٰہی کی بنا پر یہ پیشگوئی فرمائی:۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا'' (تذکرہ ص ۵۱۷)

ان پیشگوئیوں پر غور کرو اور سوچو کہ کیا ایک بے سر و سامان انسان کی قدرت میں ہے کہ وہ کئی سال پہلے از خود ایسی زبردست پیشگوئیاں کرے۔ اور پھر وہ پوری بھی ہو جائیں؟ ہرگز نہیں۔ تاریخ عالم میں سے اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہ صرف عالم الغیب خدا کا کام ہے جسے تمام قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ **یفعل مایشاء و ھو علیٰ کل شیءٍ قدیر**۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے (درثمین)

مخالفین کی ناکامی اورنامرادی سے متعلق

پیشگوئیاں

اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو آپ کو جماعت کی ترقی اوراس کے اطراف عالم میں پھیل جانے کے متعلق مندرجہ بالا بشارات دیں اور دوسری طرف آپ کو یہ بھی خبر دی کہ آپ کی مخالفت ہوگی مگر اللہ تعالیٰ مخالفوں کو ناکام رکھے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں بحکمِ الٰہی لوگوں سے بیعت لینا شروع کی تو آپ سے بیعت کرنے والوں کی شدید مخالفت ہوئی۔مگران کی استقامت میں کوئی فرق نہ آیا۔ان پر مصائب کے زلزلے آئے اورحوادث کی آندھیاں چلیں مگروہ ایک غیر متزلزل مضبوط چٹان کی طرح ثابت قدم رہے۔قوموں نے ان سے ہنسی اور ٹھٹھا کیا۔مگرانہوں نے سنجیدگی اوروقار کو ہاتھ سے نہ دیا۔ان میں سے بعض کونہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔بعض کا بائیکاٹ کیا گیا۔بعض کو زدوکوب کیا گیا اور بعض پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔بعض کی بیویوں کو مطلقہ قرار دے کران کی دوسری جگہ شادیاں کرائی گئیں۔بعض کو قبرستانوں میں دفن کئے جانے سے انکار کیا گیا۔غرض کوئی ایسا حربہ نہ رہا جو پہلے زمانوں میں مخالفین حق نے سچوں کے مقابلہ میں استعمال کیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے خلاف استعمال نہ کیا گیا ہو۔مگر مخالفین کے شدید مظالم کے باوجود جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہی اور شب وروز ترقی کرتی چلی گئی۔

یہ مضمون تشنۂ تکمیل رہے گا اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے سلسلہ کے متعلق آپ کے دشمنوں اورمخالفوں کی پیشگوئیوں اوران کے انجام کا ذکر نہ کروں۔

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی

سب سے پہلے میں اسلام اور بانی اسلام سیدنا ومولٰنا سید الانبیاء والمرسلین محمد مصطفٰی ﷺ کے دشمن کی پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں یعنی پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی جو اس نے پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جس میں پسر موعود اور آپؑ کی ذریت اور آپؑ کے دلی محبوں کے گروہ کے بڑھانے کا ذکر ہے کہ مقابلہ میں اپنے اشتہار ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء میں کی۔اس نے بطور سوال وجواب لکھا:۔

مرزا۔تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔

جواب۔آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔

مرزا۔تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔

جواب۔خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت وخواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔پھر معدوم محض ہو جائے گا۔

مرزا۔تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

جواب۔جب خود محمد صاحب کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی تو آپ کس باغ کی مولی ہیں؟

مرزا صاحب۔اس اشتہار میں جو کچھ احقر نے عرض کی ہے حرف بحرف خدا کے حکم سے لکھا گیا ہے اور اس کے حکم سے کسی کو گریز نہیں کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے۔پس آپ اور آپ کے معاونین اس معروضہ کو پڑھ کر رنجیدہ اور کبیدہ خاطر نہ ہوں۔۔۔۔۔“

اور پسر موعود کے متعلق یہ لکھا:۔

”کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائیگا۔اور آپ کی ذریت سے

کوئی باقی نہ رہے گا'' (کلیات آریہ مسافر ص ۴۹۸، ۵۰۱)

دنیا گواہ ہے کہ اس دشمن اسلام پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی جو اس نے از راہ افترا خدا تعالیٰ کے نام پر کی تھی غلط ثابت ہوئی اور وہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق جو اس نے اپنے بندے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر فرمائی تھی چھ سال کے عرصہ میں ہلاک ہوا۔ اور اس کا ایک ہی بچہ تھا جو چھ ماہ کے بعد فوت ہو گیا اور وہ خود موردِ غضبِ الٰہی ہو کر ابتر اور مقطوع النسل ہو گیا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی پیشگوئی

۱۸۹۰ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ۱۸۹۱ء میں ایک فتویٰ کفر تیار کیا۔ پھر شہر بہ شہر پھر کر پنجاب اور ہندوستان کے علماء کے اس پر تصدیقی دستخط کروائے اور پھر اسے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا۔ جس کے نتیجہ میں ہر جگہ احمدیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ جماعت ابھی ابتدائی حالت میں تھی۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف ۷۵ تھی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت اس وقت سینکڑوں تک محدود تھی۔ اور اس وقت قادیان ایک گمنام بستی تھی جو شہر بٹالہ ریلوے اسٹیشن سے گیارہ میل کے فاصلہ پر تھی۔ اور آمد ورفت کے دوسرے ذرائع میں سے بھی سوائے ٹوٹے پھوٹے ایک دو یکوں یا پیدل سفر کے اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اور نہ کوئی پریس تھا۔ نہ کوئی اخبار اور رسالہ۔ اور آپ کے دعویٰ کے بعد خود قادیان والے بھی آپ کے مخالف تھے۔ اور آپ کو اگر کوئی رسالہ شائع کرنا ہوتا تو وہ امرتسر یا سیالکوٹ میں چھپتا تھا۔ ان نا مساعد حالات میں آپ نے اپنی اور جماعت کی ترقی کے متعلق خدا تعالیٰ سے علم پا کر مندرجہ بالا پیشگوئیاں کیں اور فرمایا۔

ے فما اشقیٰ بلعن اللاعنین و صدقی سوف یذکر فی البلاد

ترجمہ:۔یعنی میں لعنت کرنے والوں کی لعنت سے نا کام نہیں ہوسکتا اور میری سچائی اور صداقت کا ذکر دنیا کے ملکوں میں پھیلے گا۔اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' کے ایڈیٹر اور مالک تھے اور ایڈووکیٹ فرقۂ اہلحدیث سمجھے جاتے تھے اور فتویٰ تکفیر کے سلسلہ میں تقریباً تمام مشہور علمائے پنجاب و ہند سے واقفیت پیدا کر چکے تھے انہوں نے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے مسیحیت اور مہدویت کا ذکر کر کے لکھا:۔

''اس صورت میں اشاعۃ السنہ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے۔۔۔۔۔اور اس کی موجودہ جماعت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہلحدیث کو جن کا یہ خادم ہے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچائے''

''اشاعۃ السنہ نے جیسا کہ اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گراوے۔اور تلافی مافات عمل میں لاوے اور جب تک یہ تلافی پوری نہ ہو تب تک بلاضرورت شدید کسی دوسرے مضمون سے تعرض نہ کرے''

(اشاعۃ السنۃ نمبر ا جلد ۱۳ ص ۳،۴ ۱۸۹۰ء)

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو اس وقت تک اتنی قلیل تعداد میں تھے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی یہ زعم تھا کہ وہ آپ کی جماعت کو تتر بتر کر دے گا۔ اور یہ کہ آپ کو آسمان سے زمین پر گرا دے گا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ وعدہ دیا تھا وہ پورا کیا:۔

''خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کے فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں

وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس اموال میں برکت دوں گا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تذکرہ ص ۱۱۱۔۱۱۲)

اسی طرح ۱۸۹۱ء میں آپ کو الہاماً فرمایا:۔

"تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا۔۔۔۔۔ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا" (تذکرہ ص ۱۴۸۔۱۴۹)

اور خاص طور پر رئیس المفکرین مولوی محمد حسین بٹالوی کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی:۔"انی مھینٌ من اراد اھانتك "کہ جو تیری ذلت کا خواہاں ہے میں اسے دنیا میں ذلیل کروں گا۔ نیز آپ نے فرمایا ؎

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویران تو در فکر دگر

اور تمام مکفرین اور مخالفین کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے ۱۹۰۰ء میں اپنی کتاب اربعین میں تحریر فرمایا:۔

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشمِ پرآب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔ اے لوگو! تم یقیناً

سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہوتو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔۔۔۔خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو تمہارا یہ کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"

(اربعین نمبر۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۳۹۹۔۴۰۱)

دنیا نے دیکھ لیا کہ آپ کے سب مخالفین کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقابلہ میں ناکامی و نامرادی کا منہ دکھایا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی جو آپ کی جماعت کو تتر بتر کرنا چاہتا تھا اور آپ کو آسمان سے زمین پر گرانے کا اعلان کرتا تھا وہ سخت ذلیل ہوا اور اسے ذلت پر ذلت پہنچی جس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور نہایت ذلت کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کی تمام تعلیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ آج دنیا میں اس کا کوئی نام لیوا نہیں۔ اس کا کوئی سلسلہ نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ تمام برکات حاصل ہوئیں جو مذکورہ بالا الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو جماعت کے بارے میں یہ وعدہ بھی فرمایا تھا:۔

"کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ" (تذکرہ ص ۱۹۹)

یعنی (دین حق) کا پودا جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور جس کی سرسبزی وشادابی جاتی رہی تھی اب اللہ تعالیٰ اس (دین حق) کے پودے کی جڑوں پر نازک نازک پتیاں نکالے گا۔ یعنی سلسلۂ احمدیہ (دین حق) کے پودا کی سرسبز پتیاں ہوں گی۔ دشمن اس پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور اس کی ترقی کو روکنے کے لئے تمام تدابیر اور منصوبے کریں گے۔ لیکن اس کی یہ نرم و نازک کونپلیں آہستہ آہستہ بڑی بڑی شاخیں ہو جائیں گی جو ایک دوسرے کی تقویت کا موجب ہو کر اس کی مضبوطی کا باعث ہوں گی۔ آخر وہ زمانہ آجائے گا کہ مخالفین کی آنکھیں اس کی ترقی اور اس کے پھیلاؤ کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوں گی اور وہ بہ حسرت کہیں گے کہ یہ درخت کس طرح تناور ہو گیا اور اس کی شاخیں ہر ملک تک پہنچ گئیں۔ اور وہ اندر ہی اندر اس کی شاندار ترقی کو دیکھ کر غصہ سے بیخ پا ہو رہے ہوں گے۔

چنانچہ ۱۹۳۲ء میں مولوی ظفر علی خاں نے اخبار ''زمیندار'' مؤرخہ ۲۔ اکتوبر میں جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا۔

''یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔ اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی (نعوذ اللہ۔ ناقل) خرافاتِ واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں''

اور مصر کے ایک شدید مخالفِ احمدیت اخبار الفتح نے ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ کے پرچہ میں لکھا:۔

''میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے''

پھر ایشیا یورپ امریکہ اور افریقہ کے (دعوت الی اللہ کے) مراکز کا مدحیہ رنگ میں ذکر کر کے کہ وہ پادریوں سے بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں کیونکہ ان کے پاس (دین حق) کی صداقتیں اور پر حکمت باتیں ہیں لکھتا ہے:۔

''جو شخص بھی ان کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر رہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے''

جماعت احمدیہ کی اندرون ہند اور بیرونی ممالک میں ترقی کو دیکھ کر ۱۹۳۴ء میں مخالفین احمدیت کی طرف سے مخالفت کا پھر شدید طوفان اٹھا۔اور ایک جماعت نے سیاسی اغراض کے حصول کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اور اپنی تمام سیاسی اور مذہبی قوتوں کو جمع کر کے جماعت احمدیہ کی تباہی اور اس کے مٹانے کے لئے کوشش شروع کی ۔حتیٰ کہ اس وقت انگریزی حکومت کے نمائندے بھی جماعت کے مقابلہ میں مخالفین کے ساتھ مل گئے ۔اس وقت حالت یہ تھی کہ مخالفین یہ خیال کرتے تھے کہ اب جماعت احمدیہ کا نام ونشان مٹ جائے گا اور اس حملہ کے بعد پھر کبھی اپنا سر بلند نہ کر سکے گی ۔ چنانچہ میں نے خود گورداسپور میں ایک وکیل سے دوران گفتگو میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اب تو گورنمنٹ بھی جماعت احمدیہ کے خلاف ہے اب دیکھیں گے کہ یہ کیسے بچ سکتی ہے ۔کیونکہ جب حکومت کسی جماعت کے خلاف ہو جائے تو اس کا قائم رہنا مشکل ہوتا ہے ۔پس ایک ظاہر بین انسان اس وقت کی مخالفت کے طوفانوں اور تند و تیز آندھیوں کو دیکھتے ہوئے قطعاً یہ خیال نہیں کر سکتا تھا کہ اب کی دفعہ جماعت احمدیہ تباہی سے محفوظ رہ سکے گی ۔ چنانچہ اس جماعت کے سربراہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۹۳۴ء میں تبلیغی کانفرنس میں جو قادیان میں منعقد ہوئی تھی نہایت تحدیانہ انداز میں کہا:۔

''مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار

ہے۔اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔"

اور سیالکوٹ رامتلائی کے جلسہ میں ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو فخر یہ لہجہ میں آپ نے یہ اعلان کیا:۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔" (سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری مطبوعہ جون ۱۹۴۱ء پبلیشرز ہندوستانی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور ص ۳۹ و ۱۰۰)

اب دیکھو کہ کیا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی یہ پیشگوئی سچی نکلی؟ کیا جماعت احمدیہ ان کے ہاتھ سے مٹ گئی؟ نہیں ہر گز نہیں۔وہ اس دنیا سے ناکام و بے نیل مرام گذر گئے اور زمانہ بہ آواز بلند ان کی پیشگوئی کو باطل قرار دے رہا ہے۔دنیا کا پریس جس میں جماعت احمدیہ کے ہر ملک میں پھیل جانے کا ذکر ہوتا ہے اس پیشگوئی کے باطل ہونے پر گواہ ہے۔

بخاری صاحب نے احمدیوں کو "مسیح کی بھیڑو" کہا۔ جو درست نہیں۔بے شک مسیحؑ موسوی نے اپنے متبعین کے حق میں "بھیڑوں" کا لفظ استعمال کیا۔لیکن مسیح محمدیؐ کو اللہ تعالیٰ نے "اسداللہ" کا نام دیا یعنی اللہ کا شیر اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اور شیر کا بچہ شیر ہی ہوتا ہے۔پس یقیناً ہر احمدی اپنی ایمانی حالت اور صبر و استقامت اور دلیری و شجاعت میں شیر کی مانند ہے۔

پھر چوہدری افضل حق صاحب نے آل انڈیا احرار کانفرنس پشاور منعقدہ ۷۔۸۔۹ اپریل ۱۹۳۹ء کے خطبۂ صدارت میں جماعت احمدیہ کے متعلق یہ اعلان کیا:۔

"ہمیں خدا کی مہربانی پر بھروسہ ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کر کے چھوڑے گا"

(خطبہ احرار جلد اول ص ۳۷ مرتبہ شورش کاشمیری مکتبہ احرار لاہور)

یہ پیشگوئی ۱۹۳۹ء میں کی گئی اور اس کی میعاد ۱۹۴۹ء میں ختم ہوگئی۔ چوہدری افضل حق صاحب ناکامی ونامرادی اور بصد حسرت ویاس اس دنیا سے انتقال کر گئے۔ اور خدائے حیّ وقیّوم نے جماعت احمدیہ کو ترقی پر ترقی دے کر ان کی پیشگوئی کا غلط ہونا بھی تمام دنیا پر ظاہر کر دیا۔

شمع احمدیت کے ہزاروں پروانوں کے موجودہ اجتماع کا ہر ایک فرد اس پیشگوئی کے جھوٹے ہونے کا زندہ گواہ ہے۔

پس اگر احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ نہ ہوتا تو وہ ان مخالفتوں کے شدید طوفانوں کے تھپیڑوں سے ہرگز بچ نہ سکتا بلکہ بیخ وبن سے اکھاڑا جاتا۔ حضرت مسیحؑ ناصری نے بھی فرمایا ’’جو پودہ میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا وہ جڑ سے اکھاڑا جائے گا‘‘ مگر اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کی تمام کوششوں اور ان کے تمام منصوبوں کو جو جماعت کی تباہی کے لئے انہوں نے کئے ناکام کر دیا اور ان کی پیشگوئیوں کو باطل کر دیا۔

۱۹۴۹ء گذر گیا اور چوہدری افضل حق صاحب کی پیشگوئی باطل ثابت ہوئی۔ اور عجیب بات ہے کہ ۱۹۴۹ء میں ہی ربوہ کی تعمیر جو جماعت احمدیہ کا نیا مرکز ہے شروع ہوئی۔ جس میں آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تمام ادارے قائم ہیں۔ دو کالج ایک لڑکوں کے لئے اور ایک لڑکیوں کے لئے اور اسی طرح دو ہائی سکول جاری ہیں اور مختلف ممالک کے لئے مبلغین تیار کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ کا انسٹی ٹیوشن موجود ہے اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کی نہایت شاندار عمارتیں قائم ہیں۔ الغرض ربوہ کی وہ زمین جو وادئ غیر ذی زرع کا منظر پیش کرتی تھی اور سرکاری کاغذات میں ناقابلِ زراعت اور ردی قرار دی گئی تھی آج اسی سرزمین میں ہزارہا فرزندانِ احمدیت کا اجتماع جنگل میں منگل کا نظارہ پیش کر رہا ہے اور ان لوگوں کی پیشگوئیوں کا جھوٹا ہونا ظاہر کر رہا ہے جو کہتے تھے کہ ۱۹۴۹ء تک جماعت کا خاتمہ ہو

جائے گا اور اس کا نام ونشان نظر نہیں آئے گا۔

۱۹۵۳ء کے فسادات

جماعت کی اس ترقی کو دیکھ کر پھر مخالف گروہوں نے ۱۹۵۳ء میں جماعت کی تباہی اور اس کے مٹانے کے لئے جو کوششیں اور منصوبے کئے وہ حاضرین جلسہ پر مخفی نہیں۔ اور نہ مجھے ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت ہے۔ عام لوگوں کو یہ یقین تھا کہ ان مخالف گروہوں کی متفقہ مخالفت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ مگر حضرت امام جماعت احمدیہ نے بذریعہ اخبار یہ اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی میری مدد کی ہے اور اب بھی وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں شائع شدہ ہے۔

"اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ. سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ. وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ"

(تذکرہ ص ۵۸۔۵۹)

یعنی کیا مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم ایسے متحدہ گروہ ہیں جو جماعت سے انتقام لیں گے اور انہیں تباہ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے منصوبہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ بلکہ ناکام ونامراد ہو کر شکست کھائیں گے۔ اور یہ خدا کا ایک نشان ہوگا۔ مگر ان کی حالت یہ ہے کہ جب وہ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے دل یہ یقین کرتے ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کا سب جماعتوں اور گروہوں کے متفقہ منصوبہ سے بچ رہنا واقعی ایک معجزہ ہے اور خدا کا ایک نشان ہے ورنہ اس کا بچنا ممکن نہ تھا۔

اسی طرح ۱۹۵۳ء کے فسادات سے حضورؑ کی الہامی پیشگوئی۔

''وَاِذْا کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ .اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خٰطِئِیْنَ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً'' (تذکرہ ص ۴۵۱)

نہایت وضاحت سے پوری ہوئی۔ جس میں جماعت احمدیہ کو بنی اسرائیل سے مشابہت دی گئی ہے جنہیں فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تباہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بنی اسرائیل کو تباہی سے بچالیا۔ اسی طرح جب جماعت احمدیہ کو مخالفین نے ۱۹۵۳ء میں اپنے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے ذریعہ ذلیل اور تباہ کرنا چاہا اور اس غرض کے لئے انہوں نے چھ مارچ ۱۹۵۳ء کی جو تاریخ مقرر کی تھی اس دن مخالفین کی حالت کا نقشہ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء نے اپنی رپورٹ میں یوں کھینچا ہے کہ اس دن

''سول کے حکام جو عام حالات میں قانون وانتظام کے ذمہ دار ہوتے ہیں کاملاً بے بس ہو چکے تھے اور ان میں ۶ مارچ کو پیدا ہونے والی صورتِ حالات کا مقابلہ کرنے کی کوئی خواہش اور اہلیت باقی نہ رہی تھی۔ نظم حکومت کی مشینری بالکل بگڑ چکی تھی۔ اور کوئی شخص مجرموں کو گرفتار کرکے یا ارتکابِ جرم کو روک کر قانون کو نافذ العمل کرنے کی ذمہ داری لینے پر آمادہ یا خواہاں نہ تھا۔ انسان کے بڑے بڑے مجمعوں نے جو معمولی حالات میں معقول اور سنجیدہ شہریوں پر مشتمل تھے ایسے سرکش اور جنون زدہ ہجوموں کی شکل اختیار کرلی تھی جن کا واحد جذبہ یہ تھا کہ قانون کی نافرمانی کریں اور حکومتِ وقت کو جھکنے پر مجبور کردیں۔ اس کے ساتھ ہی معاشرے کے ادنیٰ اور ذلیل عناصر موجودہ بدنظمی اور ابتری سے فائدہ اٹھا کر جنگل کے درندوں کی طرح لوگوں کو قتل کررہے تھے اور ان کی املاک کو لوٹ رہے تھے اور قیمتی جائیداد کو نذر آتش کررہے تھے۔ محض اس لئے کہ یہ ایک دلچسپ تماشا تھا۔ یا کسی خیالی دشمن سے بدلہ لیا جارہا تھا۔ پوری مشینری جو معاشرہ کو زندہ رکھتی ہے پرزہ پرزہ ہو چکی تھی۔ اور مجنون انسانوں کو دوبارہ ہوش

میں لانے اور بے بس شہریوں کی حفاظت کرنے کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ سخت سے سخت تدابیر اختیار کی جائیں'' (اردو ترجمہ رپورٹ ص۱۹۲۔۱۹۳)

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے جماعت احمدیہ کی حفاظت کرنے کے لئے جیسا کہ فرمایا تھا

''اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً''

کہ میں اچانک فوجوں کو لے کر تیری حفاظت کے لئے آؤں گا۔محکمہ افواج کے دل میں ڈال دیا کہ وہ فوراً مارشل لاء قائم کر دیں۔ چنانچہ ٹیلیفون پر کراچی سے لاہور متعین کمانڈر کو مارشل لاء قائم کرنے کا اچانک اور غیر متوقع طور پر حکم ہوا۔اور فوج نے نہایت حزم و احتیاط لیکن جرأت مندانہ اور دلیرانہ مضبوط اقدام کے ساتھ شر پسند طاقتوں کو بہت جلد زیر کر لیا۔اور جماعت احمدیہ کو جبکہ وہ بنی اسرائیل کی طرح مظلوم تھی اپنے وعدہ کے مطابق ہلاکت اور تباہی سے بچا لیا۔

دنیا جانتی ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی پیشگوئیوں کے مطابق زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور اس کے (دعوت الی اللہ کے) مراکز نہ صرف یورپ کے مختلف ملکوں جیسے ہالینڈ۔جرمنی۔سوئیٹزر لینڈ۔سپین۔ ڈنمارک اور لنڈن وغیرہ میں قائم ہیں بلکہ امریکہ کے بیسیوں شہروں میں احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے۔پھر ان کے علاوہ مشرقی اور مغربی افریقہ کے سینکڑوں مقامات پر (دین حق) کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔اور ہزار ہا لوگ عیسائیت اور بت پرستی چھوڑ کر (دین حق) کی آغوش میں پناہ لے رہے ہیں۔

اسی طرح ڈچ گی آنا۔ٹرینیڈاڈ۔برٹش گی آنا۔لائبیریا۔انڈونیشیا۔سنگاپور۔بورنیو فلسطین۔شام۔لبنان۔مصر۔مسقط۔ماریشیس۔سیلون۔برما۔عدن۔جزیرہ فجی۔وغیرہ میں جماعتیں قائم ہیں۔اور یورپ۔امریکہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں (بیوت الذکر) بنائی جارہی ہیں۔اس وقت مختلف ممالک میں احمدیہ جماعت کی ۳۸۰ سے زیادہ (بیوت الذکر) ہیں اور ان

(بیوت الذکر) کا یورپین ممالک پر خاص طور پر اثر ہو رہا ہے۔

جب لنڈن کی ایک (بیت الذکر) تیار ہو رہی تھی اس وقت لنڈن کے ایک رسالہ Baptest Times نے لکھا:۔

''اس (بیت الذکر) کی تعمیر کو ایک چیلنج سمجھنا چاہیئے۔مغرب اب تک مشرق کو مذہباً اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا رہا مگر افسوس کہ اس نے اپنی طاقت کو گھر میں کمزور کر دیا ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مشرق بھی مغرب کی طرف دیکھنے لگا ہے۔اب (دین حق کے ماننے والوں) کی (نماز کے لئے ندا) کا نعرہ اس سرزمین پر سنایا جانے والا ہے''

اور ہالینڈ میں ہیگ کی (بیت الذکر) کے افتتاح کے موقعہ پر ہیگ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے (بیت الذکر) کی تصویر دے کر اور یہ ذکر کر کے کہ یہ (بیت الذکر) قاہرہ یا کراچی کی نہیں بلکہ ہیگ کی ہے لکھا:۔

''اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا۔ایک دفعہ نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین کے حاکم تھے۔اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولھویں صدی عیسوی میں یورپ پر حملہ کیا اور وارسا تک پہنچ گئے۔لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوت بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے یورپ سے نکال دیا۔لیکن اب کہ جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے وہ روحانی ہے۔اور دلوں پر حملہ ہے ظاہری حملہ نہیں۔کیا عیسائیت میں اتنی روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے؟''

گویا ان کے دلوں پر یہ رعب چھا رہا ہے کہ اس روحانی حملہ کا ان کے پاس توڑ نہیں ہے۔اور آخر کار ان کا (دین حق) سے مغلوب ہونا یقینی ہے۔

افریقہ میں (دین حق کی دعوت) کے متعلق ایک عیسائی مسٹر ایس۔جی ولیم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی اپنی کتاب ''ChristandMuhammad'' میں لکھتے ہیں:۔

''غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں آج کل

عیسائیت ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمد یہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں ۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا ۔ اب معرض خطر میں ہے ۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے ۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نو جوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھینچی چلی جا رہی ہے ۔ اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے ۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا''

اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے کہ اس زمانہ میں جو مسیح موعود کا سرِ صلیب کا زمانہ ہے صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا ۔ اور دنیا کے ہر مقام سے **اللہ اکبر** اور **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا نعرہ بلند ہوگا ۔

اسی طرح افریقہ کی (دین حق کی دعوت) کے متعلق امریکہ کے اخبارات نے بھی جماعت احمدیہ کی (دعوت الی اللہ کی) مساعی کا ذکر کیا ۔ اور پاکستانی اخبارات نے بھی ۔ چنانچہ لاہور کے ہفت روزہ شیعہ اخبار ''رضا کار'' نے یکم مئی ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں روزنامہ ''نوائے وقت'' سے اس کے نمائندہ حفیظ ملک کا مضمون زیر عنوان ''افریقہ میں (دین حق کی دعوت)'' نقل کر کے لکھا :۔

''محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے مراسلہ میں احمدی (داعیان الی اللہ) اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں (دعوت الی اللہ کی) سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ احمدی (داعیان الی اللہ) کس طرح عیسائی مشنریوں کا سر توڑ مقابلہ کر رہے ہیں ۔ اختلاف عقائد کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی (داعیان الی اللہ) کی (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کو سراہا ہے ۔ اور انہیں خراج تحسین ادا کیا''

اس زمانہ میں جس قدر دہریت اور الحاد کا زیادہ زور تھا اور خدا تعالیٰ کے وجود سے شد و مد سے انکار اور اس کے نبیوں اور رسولوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا تھا ۔ اور ان کے دعویٰ وحی کو مجنونوں کی باتوں سے تشبیہ دی جا رہی تھی اسی قدر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کواپنے زیادہ سے زیادہ غیب کی خبروں پر مشتمل مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا۔آپ کی ہزار ہا ایسی واضح پیشگوئیاں ہیں ۔جو نہایت صفائی سے پوری ہوئیں ۔جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ وہ اتنی پیشگوئیاں ہیں کہ اگر ان کی نظیر پہلے انبیاء میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور نبی میں ان کی نظیر نہیں مل سکے گی ۔ ہزار ہا پیشگوئیوں کا ہو بہو پورا ہو جانا اور ان کے پورا ہونے پر ہزار ہا انسانوں کا شاہد ہونا کچھ تھوڑی بات نہیں یہ تو گویا خدائے عزّ وجل کا چہرہ دکھلا دینا ہے مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کے نشانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تعریف

اے فرزندان احمدیت! تم نے خدا تعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشانوں کا مشاہدہ کیا۔اس لئے دوسروں کی نسبت تمہاری ذمہ داری بھی بہت زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا:۔

”رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ .مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَاتِهِمْ فَانْظُرُوْا اِلٰى اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَنْبِئُوْنِىْ مَنْ مِثْل هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ.“ (تذکرہ ص۳۷)

ان الہامات میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ ان کو یاد الٰہی نہ تجارت سے روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔یعنی محبت الٰہی میں وہ ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیتیں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں ان کے حال میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں ۔خدا تعالیٰ ان کی برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔سو ان کا ظہور رحمت الٰہیہ کے آثار ہیں۔سو ان آثار کو دیکھو اور اگر ان لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے۔یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ اس طرح تائیدات الٰہیہ سے مؤید

ہوں۔تم اگر سچے ہوتو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔

ان الہامات میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ان کی نیکیوں ان کی خوبیوں ان کے مؤید بتائیدات الٰہیہ ہونے اور ان کی قربانیوں میں بے نظیری کو دنیا کے تمام مذاہب کے سامنے بطور تحدی پیش کیا ہے کہ تم اس جیسی کوئی اور مذہبی جماعت تو پیش کرو۔

پھر فرمایا:۔

''کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَفَخْراً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ.''(تذکرہ ص۱۹۴)

یعنی تم اس زمانہ میں بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہو۔اور مومنوں کے لئے فخر کا باعث ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی دعا القاء کی جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جنگ بدر کے موقعہ پر اپنے خاص صحابہؓ کے لئے نہایت الحاح اور زاری سے کی تھی

''اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِیْ الْاَرْضِ اَبَداً''

(تذکرہ ص۳۵۲)

یعنی اے خدا! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔

بقول شاعر ؎

نام لیوا رہے گا تیرا کون
ہو گئے ہم اگر یونہی برباد

پس اے فرزندانِ احمدیت! خوش ہو۔اور خوشی سے اچھلو کہ اللہ تعالیٰ عرش سے تمہاری تعریف کرتا ہے اور انہی الفاظ میں کرتا ہے جن الفاظ میں آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کی کی تھی

پس مبارک ہوتم جنہیں اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کے لئے جوش بخشا ہے۔ اور جن کی حقیر قربانیوں کو اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت بخشا اور ان کے نہایت اعلیٰ اور شاندار نتائج نکالتا ہے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کرو اور اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دو۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں فرمایا ہے:۔

''یقیناً یاد رکھو کہ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی۔۔۔۔۔

یہ سلسلہ کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ جب ہمیں خدا کے وعدے ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا پھر ہم کسی تحقیر یا گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں'' (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

پھر ۱۹۰۵ء میں اپنی کتاب ''الوصیت'' روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۸۔۳۰۹ میں فرماتے ہیں:۔

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضرور ہے۔ تا خدا

تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے''

اے دوستو! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہر قسم کے حوادث و مصائب سے آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔